52801 ـ اليكٹرانك گيمز كى دوكان كھولنا

سوال

بچوں كے ليے اليكٹرانك گيمز كى دوكان كھولنے كا حكم كيا ہے، يعنى بچہ دو ريال كے بدلے ايك گھنٹہ كمپيوٹر پر گيم كھيلے، ہميں علم ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے نرد اور شطرنج كھيلنے سے منع فرمايا ہے، تو كيا يہ گيمز بھى اس كے مشابہ ہيں، اور يہ گيمز بعينہ كيوں ممنوع ہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اليكٹرانك گيمز كھيلنے كى دوكان كھولنے كا حكم ان گيمز كے حكم پر ہى مبنى ہے، سوال نمبر (2898) كے جواب ميں اس كا حكم بيان كيا جا چكا ہے، اور اس جواب ميں يہ واضح كيا گيا ہے كہ اگر يہ گيمز اور كھيل كئى ايك ممنوعہ كاموں سے خالى ہوں تو يہ حلال اور مشروع ہونگے، تو اس طرح اگر وہ ممنوعہ اشياء پر مشتمل نہيں تو يہ گيمز بچوں كو كرايہ پر دينا اور كھيلنے كے ليے ان سے رقم وصول كرنے ميں كوئى حرج نہيں، ليكن شرط يہ ہے كہ يہ گيمز اور كھيل حرام اشياء پر مشتمل نہ ہوں، مثلا بےپرد عورتوں كى تصاوير، اور جادو كے كھيل، اور موسيقى وغيرہ.

اس ليے دوكان كے مالك پر واجب ہوتا ہے كہ وہ ايسى گيمز اور كھيل اختيار كرے جو حرام اشياء سے خالى ہوں.

دوم:

سوال نمبر (22305) اور (14095) كے جواب ميں شطرنج اور نرد (لڈو وغيرہ) كھيلنے كى حرمت كا بيان ہو چكا ہے، اور ان دونوں كھيلوں كى حرمت كى حكمت كے متعلق شيخ ابن باز رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" ان اشياء سے كھيلنا منع ہے؛ كيونكہ يہ ان آلات لہو و لعب ميں شامل ہوتے ہيں جو اللہ تعالى كے ذكر اور نماز سے روكتے ہيں، اہل علم كے ہاں يہى معروف ہے؛ كيونكہ يہ خير و بھلائى سے مشغول كر كے اس سے روك ديتے ہيں، اور اس ميں ايك دوسرے پر غلبہ پانے كى كوشش ہوتى ہے، جو كھلاڑيوں كے درميان عظيم شر كى جانب لے جانے كا باعث بن سكتى ہے، اور انہيں اللہ تعالى كے واجب كردہ اعمال سے مشغول كر كے روك ديتى ہے " انتہى.

دیکھیں: فتاوی ابن باز (8 / 98).

اور ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جب نرد کھیلنے والا اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نافرمان شمار ہوتا ہے، حالانکہ نرد کی خرابی اور فساد ہلکی ہے، تو پھر شطرنج کھیلنے والے سے نافرمان کا نام کیسے سلب کیا جا سکتا ہے، حالانکہ شطرنج کی خرابی اور فساد اس سے بھی بڑی ہے، اور وہ اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے واجب کردہ اعمال میں رکاوٹ ڈالتی اور روکتی ہے، اور کھلاڑی صرف کھیل کے بارہ میں ہی سوچتا ہے، اور اس کا دل اور سارے اعضاء اسی میں مشغول ہوتے ہیں، اور وہ اسی میں اپنی قیمتی عمر ضائع کر دیتا ہے، اور قلیل کھیلنا زیادہ کھیلنے کی دعوت دیتا ہے، جس طرح قلیل سی شراب نوشی زیادہ اور کثرت سے شراب نوشی کی دعوت دیتی ہے، اور اس میں معاوضہ کے ساتھ کھیلنے کی رغبت بغیر عوض کے کھیلنے سے زیادہ ہوتی ہے ؟

اور اگر اس کھیل میں کوئی اصلا کوئی اور خرابی نہ بھی ہو تو یہی کافی ہے کہ یہ قمار بازی اور جوے کےذریعہ مال کھانے تك لے جانے کا ذریعہ ہے؛ تو بھی شریعت میں اس کی حرمت متعین تھی، اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ صرف اس سے کھیلنے میں ہی اتنی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں جو حرمت کا تقاضہ کرتی ہیں ؟

شریعت کے بارہ میں یہ گمان کیسے کیا جا سکتا ہے کہ وہ دل کو لہو و لعب میں ڈالنے اور اللہ کے ذکر سے روکنی والی اشیاء مباح کرتی ہے، اور اس کے دل کو اس کی دنیاوی اور دینی مصلحتوں سے مشغول کر کے دور کر دے، اور کھلاڑیوں کے درمیان بغض و عداوت اور دشمنی و حسد اور کینہ پیدا کرے، اور قلیل کثرت کی دعوت دے، عقل و فکر کے ساتھ وہی کچھ کرے جس طرح ایك نشئی شخص کرتا ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر.

اس لیے اس کا مرتکب شخص اسی طرح ہے جس طرح کوئی شراب نوشی کرنے والا اپنی شراب پر لپکتا ہے، یا اس سے بھی شدید؛ کیونکہ جس طرح ایك شراب نوشی کرنے والا شخص شرماتا اور حیاء کرتا ہے یہ اس طرح نہیں شرماتا، اور نہ ہی اسے کھیلنے سے ڈرتا ہے، اور یہ دونوں بالکل اسی طرح ہیں جس طرح کوئی اپنے بتوں پر لپکتا ہے اور ان کے ساتھ مشغول رہتا ہے " انتہی.

دیکھیں: الفروسیۃ (312).

واللہ اعلم .